

یقینی جگہ میں گاڑا ہوا کیل  
 نمبر 3402  
 ایک خطبہ  
 شائع شدہ بروز جمعرات، 16 اپریل 1914  
 واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپر جن  
 میٹروپولیٹن ٹیبیرنیکل، نیوننگٹن میں پیش کیا گیا

اور میں اُسے ایک کیل کی مانند جو یقینی جگہ میں گاڑا ہوا ہو، جما دوں گا؛ اور وہ اپنے باپ کے گھر کے لئے ایک جلالی" تخت ہو گا۔ اور اُس پر اُس کے باپ کے گھر کا سارا جلال لٹکایا جائے گا، نسل اور نسل کی پیداوار، سب برتن جو تھوڑے تھوڑے ہوں، پیالوں کے برتنوں سے لے کر سب مشکیزوں کے برتنوں تک۔ اُس دن ربُ الافواج فرماتا ہے کہ وہ کیل جو یقینی جگہ میں گاڑا گیا تھا، نکالا جائے گا اور کاٹ ڈالا جائے گا اور گر پڑے گا؛ اور جو بوجھ اُس پر تھا وہ کاٹ ڈالا جائے گا؛ "کیونکہ رب نے یہ فرمایا ہے۔"  
 (اشعیا 22: 23-25)

ہم نے آپ کی سماعت میں ان کلمات کا موقع پڑھا ہے۔ شبنہ کاتب، جو متکبر اور جاہ طلب ہو گیا تھا، معزول کیا جانے والا تھا، اور اُس کی جگہ ایک بہتر شخص لینے والا تھا، جس پر خدا نے اپنے فضل کو قائم رکھنے کا وعدہ فرمایا۔ جب شبنہ کاتب بٹایا گیا تو یہ ایسا تھا جیسے ایک کیل، جو ظاہر میں مضبوطی سے گاڑی گئی ہو، نکالی گئی ہو؛ اور جو کچھ اُس پر لٹکا ہوا تھا، اُس کے گرنے کے ساتھ گر پڑا۔ اسی طرح شبنہ کا خاندان اُس کے گناہ کے سبب سے تکلیف اٹھاتا رہا۔

آج بھی دنیا میں یہی حال ہے۔ بہتر ہوتا اگر کچھ لوگ جو بُرے راستوں پر چل نکلے ہیں، اس بات پر غور کرتے۔ صرف وہی نہیں جو مصیبت سہتے ہیں۔ انسانیت کی جماعت کا دستور اور ڈھانچہ ایسا ہے کہ جب شوہر گناہ کرتا ہے تو گھرانہ اُس کے دکھ میں بڑا حصہ لیتا ہے۔ اکثر اوقات بیوی اور بچوں کے لئے ایک تلخی کا پیالہ نچوڑا گیا ہے، جو انہیں پینا پڑا ہے — نہ اپنی خطا سے، بلکہ خاندان کے سربراہ کی خطا سے۔

اگر کوئی شخص یہاں اس مکان میں آج رات موجود ہو، جو یہ ارادہ رکھتا ہو کہ اپنے ہاتھ کو اُس کام کی طرف بڑھائے جو نیک نہیں ہے — گو وہ اپنی خاطر اس کے انجام کا خطرہ مول لینے کو تیار ہو — تو بھی، اپنی صلب کی اولاد اور اپنی گود کی بیوی کی خاطر، ذرا ٹھہر جائے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اُن کی زندگیوں کو تلخی سے بھر دے یا انہیں وقت سے پہلے فقر و رسوائی میں قبر تک پہنچا دے۔

تاہم، یہ وہ مضمون نہیں جس پر میں اس وقت کلام کروں گا۔ جب شبنہ بٹایا گیا، تو الیاہیم کے لئے جگہ بن گئی۔ اس سے ایک روحانی سبق کی کنجی حاصل ہوتی ہے۔ عام طور پر مفسرین اور شارحین نے یہ بیان اور تسلیم کیا ہے کہ الیاہیم ہمارے خُداوند یسوع مسیح کی ایک شبیہ ہے۔ اگرچہ یہ عبارت لفظی طور پر خود الیاہیم کے بارے میں ہے، مگر نہایت تعلیم انگیز طور پر اسے خُداوند یسوع پر بھی لاگو کیا جا سکتا ہے، اور میں اسے اسی طور پر استعمال کرتا ہوں۔

— پہلا نکتہ یہ ہو گا

I

یسوع مسیح کے لئے جگہ بنانے کو، کسی اور کا زوال ہونا ضروری ہے۔ :

جس طرح الیاہیم کے لئے جگہ بنانے کو، شبنہ کو — جو ایک کیل کی مانند دکھائی دیتا تھا جو یقینی جگہ میں گاڑا گیا ہو — کھینچ کر نکالا جانا لازم تھا، اور اُس کے جلال کا زوال ہونا ضروری تھا، اُسی طرح، اے محبوبو! جب کبھی یسوع مسیح دل میں آتا ہے، تو قبل اس کے کہ وہ جلال و شوکت کے ساتھ "مَین سول" کے قلعہ میں داخل ہو، ایک جنگ برپا ہوتی ہے — ایک کشمکش، ایک جدوجہد، گناہ کے بت کو پاش پاش کر کے گرانا، اور اُس کی جگہ صلیب کو قائم کرنا۔

سب آدمی، اپنی فطرت کے رو سے، کسی نہ کسی قسم کی راستبازی رکھتے ہیں۔ کوئی شخص ایسا شریر نہیں کہ وہ پھر بھی اپنے آپ کو اپنی چیتھڑوں میں نہ لپیٹے، اور اپنے آپ کو یہ دھوکا نہ دے کہ اُس میں کچھ نہ کچھ روحانی یا اخلاقی فضیلت ہے۔ مگر قبل اس کے کہ مسیح دل میں آ سکے، یہ ساری فطری فضیلت پارہ پارہ ہونی چاہیے۔ اُس دیوار کا ہر پتھر، جس پر ہم نے پہلے کبھی عمارت کھڑی کی، ڈھا دینا ہوگا، اور اُس کی بنیادوں کو بالکل جڑ سے اکھاڑ دینا ہوگا، تا کہ ہم ابدیت کے لئے درست

اور محفوظ طور پر یسوع مسیح، حجر زاویہ، پر عمارت بنا سکیں۔ اپنی سابقہ راستبازیوں کے بارے میں جو کچھ ہم نے گھمنڈ باندھ رکھا ہے، اُسے جڑ سے اکھاڑ دینا چاہیے۔

شاید ہم اپنے دل کو یہ خوشامد دیتے ہیں کہ سب کچھ ٹھیک ہے کیونکہ ہم نے بپتسمہ پایا ہے، یا عشائے ربانی میں شریک ہوئے ہیں—جیسے چند دن پہلے ایک بزرگ عورت سے ملاقات ہوئی، جو بیماری کے باعث موت کے قریب تھی۔ ایک بزرگ نے اُس سے پوچھا: "کیا تمہیں نیک اُمید ہے؟" اُس نے جواب دیا: "جی ہاں جناب، نہایت نیک اور بابرکت اُمید ہے۔" اُس نے کہا: "اور بتاؤ، وہ کیا ہے؟" اُس نے کہا: "میں پچاس برس سے باقاعدگی سے عشائے ربانی میں شریک ہو رہی ہوں۔" سوچو، انجیل کی خدمت سننے والی ایک عورت کے منہ سے، مسیحی مُلک میں یہ کلمات! اُس کا بھروسہ محض ایک بیرونی رسم کی پابندی پر تھا—شاید جس کا اُسے کوئی حق بھی نہ تھا۔

سیکڑوں، بلکہ ہزاروں ایسے ہیں جو محض رسموں پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ اپنی جوانی سے کلیسیا یا عبادت خانہ کے حاضر باش رہے ہیں، اور بیماری کے سوا کبھی غیر حاضر نہیں ہوئے۔ نیک دل لوگ! اگر یہ غبارے ہیں جن پر وہ اُمید رکھتے ہیں کہ ابدیت کے سمندر پر تیر جائیں گے، تو یہ ضرور پھٹ جائیں گے، اور اُن کی ابدی ہلاکت کا باعث ہوں گے۔ کچھ اپنی اس بات پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ انہوں نے کبھی کھلے عام بڑے گناہ نہیں کئے؛ کچھ اس پر کہ وہ اپنے معاملات میں نہایت دیانتدار رہے؛ کچھ اس پر کہ وہ اچھے شوہر رہے؛ اور کچھ اس پر کہ وہ فیاض پڑوسی رہے۔ میں نہیں جانتا کہ کس کس قسم کے بیکار اور کمزور پردے انسان اپنی فطری برہنگی کو چھپانے کے لئے نہیں بنا لیتے۔

مگر یہ سب کچھ کھول دیا جانا چاہیے—ہر ٹانکا اکھاڑ دینا چاہیے۔ کوئی شخص مسیح کی راستبازی کا لباس نہیں پہن سکتا جب تک وہ اپنا لباس اتار نہ دے۔ مسیح ہماری نجات میں کسی اور کے ساتھ شریک نہ ہوگا۔ جس طرح یہ نہیں کہا جا سکتا کہ خدا نے آسمانوں کو آدھا بنایا اور کوئی اور روح اُکھڑا کر تخلیق کے اس عظیم کام کو مکمل کر گئی، اُسی طرح نجات کے کام کو وہ کسی اور کے ساتھ تقسیم نہ کرے گا۔ وہ واحد نجات دہندہ ہے، جس طرح وہ اکیلا خالق ہے۔

اپنی مصیبتوں کے حوض میں یسوع اکیلا کھڑا رہا—قوم میں سے کوئی اُس کے ساتھ نہ تھا؛ کوئی فرشتہ اُس کی مدد نہ کر سکا۔ جنگ میں وہ اکیلا تھا—تنہا مجاہد، اکیلا فاتح۔ اسی طرح تم کو بھی اُسی کے وسیلہ نجات پانا ہے، اُسی پر پورا بھروسہ رکھ کر، اپنی راستبازی کو خس و خاشاک اور کوڑا کرکٹ جان کر، ورنہ تم ہرگز نجات نہ پاؤ گے۔ لازم ہے کہ شبنہ گرایا جائے، ورنہ الیاقیم نہ اٹھے گا۔ لازم ہے کہ "خود" کو گرایا جائے، ورنہ مسیح کبھی نہ اٹھے گا۔ اپنی راستبازی کو ہٹانا ہوگا تاکہ یسوع کی راستبازی کے لئے جگہ ہو، ورنہ وہ کبھی ہماری نہ ہو سکے گی۔

ہمیں اسی پختگی کے ساتھ اپنے تمام بھروسے کو اپنی آئندہ کی نیتوں، منتوں یا کوششوں سے بھی دستبردار ہونا چاہیے، اور آئندہ کو بھی اُسی پر رکھنا چاہیے جہاں ماضی رکھا ہے—یعنی مسیح پر، اور صرف مسیح پر۔ بہت سے لوگ یہ گمان رکھتے ہیں کہ اگرچہ وہ ماضی میں پھسل گئے، پھر بھی وہ آئندہ میں سنبھل جائیں گے۔ کیا انہوں نے عزم نہیں کیا؟ کیا وہ نہیں کر سکتے؟ کیا وہ جیسا چاہیں ویسا کرنے پر قادر نہیں؟ جس طرح انہوں نے برائی میں بہت طاقت لگائی، کیا وہ نیکی میں بھی برابر کی طاقت نہ رکھتے ہیں؟ یہ خود کفالت کا فریب ہے۔

مگر جب کوئی شخص اپنے آپ کو اور مسیح کو پہچان لیتا ہے، تو وہ دوسری ہی دُھن گاتا ہے۔ ایک بزرگ مقدس نے جب کچھ لوگوں کو پولیس کے ہاتھوں پکڑا گیا، یا موت کی سزا پائی، یا جلاوطن کیا گیا سنا، تو کہا: "آج وہ، کل میں—اگر خدا کا فضل نہ بچائے۔" ہر حقیقی فروتن انسان، دوسروں کے بڑے گناہوں کو سن کر یہی کہے گا: "آج وہ، کل میں—اگر فضل نہ بچائے اور مجھے اُن کے بُرے نمونے پر چلنے سے نہ روکے۔"

اے بھائیو! ہمارے لئے آئندہ کی واحد اُمید یہی ہے کہ جو یسوع پر بھروسہ رکھتے ہیں وہ اُس کے ہاتھ میں ہیں، اور وہ قادر ہے کہ جو کچھ وہ اُس کے سپرد کرتے ہیں اُسے محفوظ رکھے۔ جو یسوع پر بھروسہ رکھتے ہیں اُن کے لئے وعدہ ہے کہ پاک روح اُن میں سکونت کرے گا اور اُن میں چلے گا، اُن کے دلوں پر شریعت لکھے گا، اُن کے دلوں کو نیا کرے گا، اُن کی فطرت کو مسیح کی فطرت کے مطابق ڈھالے گا، انہیں بُرائی سے نفرت اور بھلائی کو پسند کرنے والا بنائے گا۔ اپنی محنتوں سے، مسیح کے قیمتی خون کے بغیر، تم اپنے دل کی ایک بھی بُری خواہش کو قتل نہیں کر سکو گے۔ وہ سانپ جو ہمارے سینوں میں ہیں اُس وقت تک نہیں مریں گے جب تک کہ انہیں اُس عظیم قربانی کے خون سے چھڑکا نہ جائے—اور پھر وہ سب نکل جائیں گے۔ یسوع آتا ہے اور دل کو بھر دیتا ہے، اور پھر بُرائی اُس کے پاؤں تلے کچلی جاتی ہے اور بالکل مار ڈالی جاتی ہے، یہاں تک کہ مسیح ہم میں پوری طرح صورت پکڑ لیتا ہے، جلال کی اُمید بن کر۔

اب، انسان کے لئے یہ دونوں باتیں چھوڑ دینا نہایت مشکل ہے—ماضی پر فخر، اور آئندہ کی اُمید اپنے آپ میں رکھنا۔ بھکاری بن جانا، اور رحمت کے در پر آ کر بھیک مانگنا مشکل ہے—مگر ہم صرف بھکاری بن کر ہی آ سکتے ہیں۔ میں محض اُن لوگوں کو نہیں کہتا جو کھلے عام بڑے گناہ گار رہے ہیں، بلکہ تم نیک مرد و عورتیں، جو ہزار طریقوں سے اچھے اور شریف ہو،

تمہیں بھی ویسے ہی آنا ہے جیسے گنہگار محصل آیا تھا، یہ کہہ کر: "اے خدا! مجھ گنہگار پر رحم کر۔" یہی خدا کی شرطیں ہیں، اور وہ ان پر ہی قبول کرتا ہے۔ اوہ! اتنے مغرور نہ ہو کہ انہیں ٹھکرا دو، بلکہ ازلی محبت کے حکم کے آگے سر جھکاؤ، اور اپنی غرور اور خود رائی کو نیچا کرو تاکہ یسوع مسیح تمہارے لئے سب کچھ ہو۔

اس نکتے کو ختم کرنے سے پہلے میں عرض کرتا ہوں کہ جس طرح یہ مسیح کے پاس آنے سے پہلے ضروری ہے، اسی طرح ساری زندگی ہمیں اس پر چوکس رہنا چاہیے، کیونکہ انسانی فطرت کی جھکاؤ یہ ہے کہ ہم اپنے اندر کسی نہ کسی چیز پر تکیہ کرنے لگتے ہیں۔ ہم خداوند کے رُخ روشن کی روشنی پا کر بھی اُسے اپنا سہارا بنانے لگتے ہیں؛ اور اگر کچھ عرصہ کے لئے ہماری روحانی کلیاں اور پھول کھل جائیں تو ہم جلد ہی اپنی خیالی نیکی پر خوش ہو کر اپنے آپ کو مبارک باد دینے لگتے ہیں۔ حالانکہ ہر فضیلت ادھار کی ہوتی ہے، پھر بھی ہم اُس پر فخر کرنے لگتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ نجات اور بھروسہ سب کا سب اُسی میں ہے۔

یہ ڈھانے کا عمل ہمیشہ جاری رہتا ہے، کیونکہ جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے۔ جتنی جلدی ہم اپنی غرور میں کوئی چیز کھڑی کرتے ہیں جس پر فخر کر سکیں، اُسی جلدی خداوند کسی نہ کسی خوفناک آندھی سے اُسے گرا دیتا ہے، تاکہ ہماری تجربہ میں صرف یسوع مسیح ہی سر بلند ہو۔

پس پہلا نکتہ یہی ہوا کہ ایک کیل نکالی جائے تب دوسری کے لئے جگہ بنے گی جس پر ہم سب کچھ لٹکا سکیں۔

—اب آتے ہیں دوسرے خیال کی طرف، جو یہ ہے

## II

ہماری حقیقی سہارا گیری کی فطرت، جیسا کہ آیت 23 اور 24 کے کلمات میں بیان ہوئی ہے۔ :

ایک حقیقی نجات پائے ہوئے نفس کا سہارا صرف اور صرف یسوع مسیح کی ذات، اُس کے کام، اور اُس کی راستبازی پر ہے۔ یہ سہارا خود خدا کے مقرر کرنے سے جائز اور ثابت ہے۔ سنو آیت 23 کے کلمات: "میں اُسے ایک کیل کی مانند جو یقینی جگہ میں گاڑا گیا ہو، جما دوں گا۔" پچیسویں آیت میں جو دوسرا کیل ہے، اُسے خدا نے کبھی نہیں گاڑا؛ مگر یہ وہ ہے جسے خدا گاڑتا ہے—اور جو کچھ خدا کرتا ہے وہ ابد تک قائم رہتا ہے۔

اے عزیز سننے والے! کیا تُو اپنی جان کی نجات کا سہارا صرف یسوع پر رکھتا ہے؟ تو جان لے، وہ تجھے کبھی ناکام نہ کرے گا؛ کیونکہ اگر وہ کرے، تو یہ کہنا لازم آجائے گا کہ خدا غلطی کر گیا—اور یہ سوچنا بھی کفر ہے۔ اگر خداوند نے یسوع مسیح کو گناہ کا کفارہ ٹھہرایا ہے، اور پھر وہ کفارہ پورا نہ ہوا، تو کہیں نہ کہیں خطا ہوئی ہے۔ اگر خدا مجھ سے کہے کہ اپنا پورا بوجھ اُس کے بیٹے پر ڈال، اور میں ڈال دوں، اور پھر بھی سہارا نہ پاؤں، تو یہ نہ صرف میری طرف سے بلکہ لامحدود حکمت کی طرف سے بھی بڑی غلطی ہوگی۔

مگر ایسا ہم ہرگز گمان نہیں کر سکتے۔ خداوند جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے جب اُس نے اپنے اکلوتے کو گنہگار کے لئے قوت کا ستون ٹھہرایا، تاکہ وہ اُس پر سہارا لے۔ وہ جانتا تھا کہ یسوع ناکام نہیں ہو سکتا، کہ خدا ہونے کے باعث وہ کامل قادر ہے، کہ کامل انسان ہونے کے باعث وہ کبھی راہ سے نہ ہٹے گا، کہ ضمانت دینے والے کی حیثیت سے، جس نے کلوری پر ہمارے گناہوں کا پورا قرض چکا دیا، وہ اُن سب کو نجات دینے پر قادر ہے جو اُس کے وسیلہ سے خدا کے پاس آتے ہیں۔

میں جب بھی اس منبر پر کھڑا ہوتا ہوں—جو دنیا میں سب سے زیادہ میرا مانوس مقام ہے—تو یہی ایک نغمہ ہے جو میں بار بار اور مختلف انداز میں سناتا ہوں، اور یہی ایک سچائی ہے جو میں بغیر تھکے پیش کرتا ہوں: یسوع مسیح، خدا کا بیٹا، کلوری کے صلیب پر مر گیا، اپنے اوپر اُن سب کا گناہ اُٹھانے جو اُس پر بھروسہ رکھتے ہیں؛ اور اُن سب کے لئے اُس نے کامل کفارہ ادا کیا، تاکہ اُن کے گناہ معاف ہوں۔ مسیح نے اُن کا قرض چکا دیا، وہ آزاد ہیں؛ وہ اُن کی طرف سے سزا بھگت چکا ہے، اس لئے اُنہیں سزا نہیں دی جا سکتی۔ خدا ایک ہی گناہ کو دو مرتبہ سزا نہیں دے سکتا—اگر اُس نے مسیح کو سزا دی ہے، تو وہ اُنہیں سزا نہ دے گا جن کے لئے مسیح مرا۔

اب اگر یہ بیان میری اپنی ایجاد ہوتا، اگر میں اسے اپنی سوچ کا نتیجہ کہہ کر پیش کرتا، تو یہ قبولیت کے لائق نہ ہوتا؛ مگر چونکہ خدا نے اسے اپنے کلام میں ظاہر کیا ہے، اوہ! یہی مسیحی دین کا مغز اور جان ہے۔ اس پر بھروسہ رکھ، اور اگر یہ ممکن ہوتا کہ تُو دھوکا کھا جائے، تو بھی کیا ہی تسلی ہوتی کہ تُو خدا کی رحمت کے اس اعلان کو ہر اُس خوف کے مقابلے میں دلیل کے طور پر پیش کر سکتا جو تجھے دھمکاتا۔

مگر ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا—ناممکن! اے گنہگار، یہ سچائی ہے۔ خواہ تو کتنا ہی مجرم ہو، اس سچائی پر ایمان لا کہ مسیح تجھے بچانے پر قادر ہے، اور جا کر اپنے آپ کو اُس پر ڈال دے۔ اُس کے مکمل کام پر آرام کر، اور جیسا کہ خدا سچا ہے، وہ اپنی قسم اور وعدہ سے منحرف نہ ہوگا، نہ ہو سکتا ہے: "جو مسیح پر ایمان لاتا ہے وہ سزا نہیں پائے گا، مگر جو ایمان نہیں لاتا وہ پہلے ہی سزا کا مستوجب ٹھہرا، کیونکہ اُس نے خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔" پس مسیحی کا سہارا الہی مقرر کردہ ہے۔

مزید یہ کہ ایماندار کا سہارا خدا ہی کے سنبھالنے سے ہے؛ کیونکہ لکھا ہے: "میں اُسے ایک کیل کی مانند جو یقینی جگہ میں گاڑا گیا ہو، جما دوں گا؛ اور وہ اپنے باپ کے گھر کے لئے ایک جلالی تخت ہو گا۔" خدا اُندھ کی ضمانت دیتا ہے کہ مسیح ہمیشہ اپنے لوگوں کے لئے اُن کا جلال اور اُن کا دفاع رہے گا۔ تم جانتے ہو کہ ہم بڑے معابدوں میں معتبر ناموں کو پسند کرتے ہیں—تجارت میں خاص کر بڑی معاملتوں میں، ہم چاہتے ہیں کہ بھروسہ ایسے آدمیوں پر ہو جو بالکل امانت دار ہوں، حالانکہ آج کل ایسے کہاں ملتے ہیں؟ ایمانداری تو مدتوں پہلے فنا ہو گئی، اور اُس کے پہنے ہوئے کپڑے بھی اب گل سڑ گئے ہیں۔

مگر یہاں—کم از کم انجیل میں—ہمارے پاس ایک ایسا نام ہے جس پر ہم بھروسہ رکھ سکتے ہیں: وہ قدوس ثلاثہ کا نام جو جھوٹ نہیں بول سکتا، اور وہ اعلان کرتا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو اپنے لوگوں کا نجات دہندہ قائم رکھے گا۔ کیا میں کسی عقلمند کو مجبور کروں کہ جہاں خدا نے اپنا کلام باندھا ہو، وہاں بھروسہ کرے؟ "خدا سچا ہو اور ہر انسان جھوٹا"—اور اگر تمہارے پاس خدا کا کلام ہے، تو اپنے آپ کو اُس کے کلام پر بلا شرط ڈال دو۔ وہ تجھے ناکام نہ کرے گا، بلکہ تو آسمان میں اُس کی وفاداری اور اُس کی ابدی راستبازی کے گیت گائے گا، جس سے وہ اپنے ہر کلام کو پورا کرتا ہے۔

مزید یہ کہ خداوند یسوع مسیح، جو ایماندار کی عظیم بنیاد اور بھروسہ ہے، وہی مسیحی کا جلال کا سرچشمہ بھی ہے: "وہ اپنے باپ کے گھر کے لئے ایک جلالی تخت ہو گا۔" جس طرح الیاقیم کے سرفراز ہونے سے اُس کے باپ کا سارا گھر سرفراز ہوا، اُسی طرح مسیح کے سرفراز ہونے سے مسیحی بھی سرفراز ہوتا ہے۔ اپنی فطرت کے رو سے ہم کیا ہیں؟ محض حقیر و ناچیز۔ جب ہم آسمانوں کو، خدا کی انگلیوں کے کام کو دیکھتے ہیں، تو ہم اتنے چھوٹے ہیں کہ مخلوقات میں ذروں کہلانے کے بھی لائق نہیں۔ جب ہم اپنی گناہ آلودگی کو دیکھتے ہیں، تو اور بھی نیچے گر جاتے ہیں؛ اور جب اپنی مسلسل بُرائی کی طرف جھکاؤ کو "دیکھتے ہیں، تو کہنا پڑتا ہے: "اے خداوند! انسان کیا ہے کہ تو اُس کو یاد رکھے؟"

مگر جب انسان مسیح کو تہام لیتا ہے، تو وہ سربلند ہو جاتا ہے، اور خدا کے ہاتھوں کے سب کاموں پر اُسے تسلط بخشا جاتا ہے۔ سب کچھ اُس کے پاؤں تلے ہے، مسیح یسوع کی ذات میں۔ کائنات میں کوئی عزت—حتیٰ کہ فرشتوں کی عزت بھی—ایسی نہیں جو اُس عزت سے بڑھ کر ہو جو اُس انسان کو ملتی ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے۔ کاش ہم ہمیشہ یہی سوچتے، کیونکہ حقیقت یہی ہے۔

پرانے زمانوں میں جب کسی کو اُس کے مسیحی ایمان کے سبب قاضی کے سامنے موت کے لئے پیش کیا جاتا، تو وہ اپنے نجات دہندہ سے تعلق کا اقرار کرتے ہوئے نہ شرماتا۔ جب اُس سے پوچھا جاتا، "تو کیا ہے؟" وہ کہتا، "میں مسیحی ہوں۔" اور تیرا نام کیا ہے؟" وہ کہتا، "میرا نام مسیحی ہے۔" اور تیرا پیشہ کیا ہے؟" وہ جواب دیتا، "میرا پیشہ مسیحی ہونا ہے۔" اور تیری دولت، "تیرا مرتبہ اور رتبہ کیا ہے؟" وہ یہی جواب دیتا: "میں مسیحی ہوں۔" ہر سوال کا ایک ہی جواب تھا: "میں مسیحی ہوں۔"

دنیا کی ساری دولت اور عزت اُس جلال کے مقابل کچھ بھی نہیں جو سب سے ادنیٰ انسان کو ملتا ہے جو حقیقتاً مسیح سے وابستہ ہے اور سچ مچ "مسیحی" کہلا سکتا ہے۔ پس اپنے سر اٹھاؤ، اے غریب و محتاج، خوش ہو، اے پسے ہوئے اور ستائے ہوئے، اے محنت کرنے والو، اے انسانوں میں بھلائے ہوئے—کیونکہ اگر تمہاری تقدیر اُس شخص سے جڑی ہے جو کبھی مصلوب تھا مگر اب جلال پایا ہوا نجات دہندہ ہے، تو تم اُس کے جلال میں اُس کے ظہور کے دن شریک ہوگے، اور اُس جلال کے ہمیشہ شریک رہو گے جو ابد تک تمہارے خداوند کو گھیرے رہے گا۔

پس یہاں ہمارے لئے بڑی تسلی ہے: وہ جس پر ہمارا بھروسہ ہے، الہی طور پر مقرر، الہی طور پر سنبھالا گیا، اور اپنا سب جلال ہم پر نچھاور کرتا ہے۔

—اور اب، آگے بڑھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ

### III

مسیحی کا سارا بھروسہ خداوند یسوع مسیح پر ہے، جیسا کہ آیت 24 میں بیان ہوا ہے: :

تشبیہ یہ ہے کہ ایک محل میں ایک کھونٹی گاڑی گئی ہے، اور اس پر بکتر بند پوشاکیں یا جو کچھ محل کا مالک چاہے، لٹکایا جا سکتا ہے؛ مگر اس کے بجائے اس پر سنہری جام اور پیالے لٹکے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ چھوٹے برتن ہیں، جن میں زیادہ گنجائش نہیں، اور کچھ بڑے گپ ہیں، جو کثرت سے مے سنبھالنے کے لائق ہیں۔ لیکن سب کے سب اس ایک ہُک پر لٹکے ہوئے ہیں، گویا فخر کے نشان۔ اگر وہ کھونٹی نکال دی جائے، تو نہ صرف چھوٹے برتن گر پڑیں گے بلکہ بڑے بھی؛ کیونکہ سب یکساں اُس کھونٹی پر معلق ہیں۔ اُن کا گرنے اور زمین پر ٹوٹنے سے بچاؤ کا سہارا صرف وہی ایک کھونٹی ہے جو انہیں تھامے ہوئے ہے۔

ایسا ہی مسیح اپنے سب لوگوں کے لیے ہے۔ سب مسیحی فضل کے برتن یکساں گنجائش کے نہیں ہوتے۔ بعض بہت کچھ لے سکتے ہیں—وہ معرفت، غیرت، اُمید، شادمانی اور ایمان سے معمور ہیں۔ اور بعض ہمیشہ چھوٹے برتن ہی رہیں گے—ایمان تو رکھتے ہیں مگر اُس میں شک کی ملاوٹ ہے؛ وہ تھوڑا ہی کر سکتے ہیں، چند ہی نعمتوں کے مالک ہیں، اُن کا علم دھندلا سا ہے، اور اُن کی روحانی ترقی کم ہے۔

تاہم، یہ سب مسیح ہی پر ٹکے ہیں، اور انہیں کسی اور سہارا کی ضرورت نہیں۔ بڑے برتن بھی اُسی مسیح پر موقوف ہیں اور کسی اور پر آسرا نہیں رکھتے۔ چھوٹا پیالہ اُس کھونٹی پر اتنا ہی محفوظ ہے جتنا بڑا جام۔ اگرچہ کوئی چاہے تو بڑے جام کی مانند بنے کہ اپنے آقا کے لیے زیادہ پیمانہ رکھے، مگر سب سے چھوٹے برتن کی حقارت اُس کی سلامتی پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ سب کی سلامتی کھونٹی کی مضبوطی میں ہے، نہ کسی کے چھوٹا یا بڑا ہونے میں۔

اسی طرح خدا کی ساری کلیسیا ہے۔ ہم سب مسیح کے پورے ہوئے کام پر لٹکے ہیں۔ اگر ہم نے اُسے خوب اور دیر تک خدمت گزاری کی ہو، تب بھی فخر کا کچھ باعث نہیں، بلکہ سب کچھ چھوڑ کر اُسی بابرکت نجات دہندہ پر تکیہ کرتے ہیں۔ اور اگر ابھی ابھی اُس کی خدمت شروع کی ہے اور فضل میں نوزاد ہیں، تب بھی اُسی پر پورا بھروسہ ہے۔ اگر ہم خطا میں گر گئے اور پیچھے ہٹ گئے، تب بھی اُسی کی شفاعت پر نگاہ رکھتے ہیں تاکہ بحال ہوں۔ اور اگر اُس کے فضل سے بے عیب چال چلی ہے، تو پھر بھی ہمارا سہارا وہی ہے جو باقی مقدسین کا ہے—پورا اور محض مسیح۔

یہ نہایت سادہ تعلیم ہے، سادہ الفاظ میں، مگر کاش کسی نے مجھے یہ برسوں پہلے بتا دیا ہوتا۔ میں تو یہ گمان کرتا تھا کہ نجات پانے کے لیے کچھ نہ کچھ خود کرنا ہوگا، کچھ محسوس کرنا ہوگا؛ یہ ایک گہرا بھید ہے جسے مہینوں اور برسوں میں ہی حل کیا جا سکتا ہے، اور اُس میں بھی خطرہ ہے کہ آخر ناکام رہ جائے۔ کاش میں نے جلد سُن لیا ہوتا کہ مجھے خود کچھ نہیں کرنا، بلکہ جیسا ہوں ویسا ہی آ کر اُس پر تکیہ کرنا ہے جو مسیح نے میرے لیے اور میرے جیسے گنہگاروں کے لیے کیا ہے؛ اور اگر میں پورا بھروسہ اُسی پر رکھوں تو میں اپنے گناہوں سے اور گناہ کی کشش سے بچایا جاؤں گا، اور مسیح یسوع میں پاک ٹھہرایا جاؤں گا۔

آج میں چاہتا ہوں کہ جب بھی اس حقیقت کو بیان کروں تو سب سے سادہ الفاظ اور مختصر جملے اختیار کروں، تاکہ اگر کوئی لڑکا یا لڑکی یہاں نجات کا طالب ہو تو وہ مہینوں اور برسوں میرے مانند اندھیرے میں نہ رہے، یہ سوچتے ہوئے کہ نجات پانے کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ اے مرد، اے عورت، جو کچھ تجھے بچانے والا ہے، وہ ہو چکا—مسیح نے سب کچھ کر دیا ہے۔ آسمان میں پہننے کے لیے جو جامہ ہے وہ بُن چکا ہے؛ تجھے کرگھے پر بیٹھ کر اپنے گناہوں کو ڈھانپنے کے لیے کپڑا تیار نہیں کرنا۔ جس چشمہ میں دھویا جانا ہے، وہ بھرا ہوا ہے، بلکہ اُس میں عمانوئیل کے رگوں کا خون ہے—اور تجھے صرف اُس میں داخل ہونا ہے، محض اُس پر بھروسہ کر کے۔

مسیح پر بھروسہ رکھ، اُس پر انحصار کر، اور نجات پا—اور تُو محفوظ ہے، آج رات محفوظ، تمام عمر محفوظ، اور جلالِ ابدی میں محفوظ۔

اور کیا ایسا نہ ہو کہ بعض ایسے بھی ہوں جو کبھی کبھار محض سرسری سننے والے کی مانند آتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے کہنے کی کوشش کی اُس میں سے کسی نیک بات کو چن لینے کے بجائے صرف ہماری غلطیوں، ہماری عادات، ہمارے اشاروں یا طرزِ بیان کی کمزوریوں کو ہی یاد رکھتے ہیں؟ بعض کے لئے بیٹھ کر سننا شاید ایک تماشہ ہو، مگر ہمارے لئے کھڑے ہو کر منادی کرنا موت کی بولناکی کی مانند ہے۔

میرا مطلب یہ ہے کہ یہ بچوں کا کھیل نہیں کہ ایک شخص محسوس کرے، ”آج کی رات میں اُس قوم کے لئے خدا کے مقام پر کھڑا ہوں، اور گویا خدا میرے ذریعہ اُن سے منت کرتا ہے، میں مسیح کے قائم مقام ہو کر اُن سے التماس کرتا ہوں کہ وہ خدا سے میل کریں۔“ وہ شخص جو اپنی خدمت کو ایک کھیل یا محض ایک پیشہ شمار کرتا ہے، وہ کبھی خدا کی طرف سے نہیں بلایا گیا۔ مگر وہ جس کے دل پر امانت کا بوجھ ہے، اور جس کے کانوں میں افسوس کا ناقوس گونجتا ہے، اور جو یوں منادی کرتا ہے جیسے دوزخ کی چیخیں اُس کے پیچھے سنائی دیتی ہیں، اور اُس کا خدا اوپر سے اُس پر نظر ڈال رہا ہے—اے، کیسا وہ شخص اپنے خدا سے التجا کرتا ہے کہ اُس کے سننے والے بے فائدہ نہ سنیں۔

تو بھی، افسوس! افسوس! کتنے ہی سننے والے ایسے ہیں کہ جو کچھ بھلا کہا گیا وہ سب بھول جاتے ہیں، اور محض کوئی بے وقعت بات اپنے لئے محفوظ رکھتے ہیں۔ جیسے کہ جو لوگ سنار کی دکان پر جاتے ہیں—کوئی مروارید کو دیکھتا ہے، اور کوئی باقوت کو سراہتا ہے، اور کوئی بھرا خریدنے کو مشتاق ہوتا ہے—مگر اُن میں کوئی بیوقوف ایسا بھی ہو سکتا ہے جو فرش پر پڑا ہوا کونلہ اٹھا لے، اور اُسے اپنا سمجھ کر گھر لے جائے، اُس سے اپنے ہاتھ سیاہ کرے، اور پھر واپس جا کر سنار کو ملامت کرے کہ اُس نے یہ گرایا تھا۔ ایسے ہی تم نادان اور بے فہم لوگ ہو جو انجیل میں کسی بیش قیمت بات سے متاثر نہیں ہوتے، مگر منبر سے گرنے والے کوڑے کرکٹ کو بڑے شوق سے جمع کرتے ہو۔

اے صاحبو! اگر تم ہم پر عیب لگانا ہی چاہتے ہو تو ضرور کرو، جتنا چاہو، مگر یہ نہ بھولو کہ اس فقرے میں سچائی ہے کہ اگر تمہاری نجات ہونی ہے تو تمہیں محض یسوع کے کام پر ہی تکیہ کرنا ہوگا۔ تمہیں نجات کی ضرورت ہے، اور وہ بھی آج رات۔ شاید پھر کبھی تمہیں نجات پانے کا موقع نہ ملے۔ یہ موقع تمہیں اب دیا گیا ہے۔ رُوحُ الْقُدُس تمہیں نہ صرف یہ موقع بلکہ یہ ارادہ بھی عطا کرے، اور تم اب یہ کہو—

میں یسوع کے پاس جاؤں گا، گو میرے گناہ پہاڑ کی مانند بڑھے ہوں؛  
میں جانتا ہوں، میں اُس کی عدالت میں داخل ہوں گا، خواہ کوئی رکاوٹ ہو۔  
میں اُس کے تخت کے سامنے گرا رہوں گا، اور اپنے گناہوں کا اقرار کروں گا؛  
میں اُس سے کہوں گا کہ میں ایک تباہ حال شقی ہوں  
”اُس کے خود مختار فضل کے بغیر کچھ بھی نہیں۔“

خدا ان کلمات کو یسوع کی خاطر برکت دے۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرجن  
اشعیا 18:41

خُدا اُن سے بحث میں آتا ہے جو بُت پرستی میں گر گئے ہیں۔

1

- اے جزیرو! میرے حضور خاموش رہو، اور اُمّتیں اپنی قوت کو تازہ کریں؛ وہ قریب آئیں، پھر بولیں؛ اُوہ ہم عدالت کے لیے اکٹھے پیش ہوں۔

یہ اُنہیں مناظرے کے لیے للکارتا ہے۔ اُنہیں مہلت دیتا ہے کہ تیاری کریں، اور اپنی عقل و فہم کے سب سے بہتر دلائل لے آئیں۔

3.2

- کس نے مشرق سے صادق کو اُٹھایا، اُسے اپنے حضور بلایا، قوموں کو اُس کے آگے کیا، اور بادشاہوں پر اُسے سلطنت - بخشی؟ اُس کی تلوار سے وہ غبار کی مانند ہو گئے، اور اُس کے کمان سے اُڑتے بھوسے کی مانند۔ اُس نے اُن کا پیچھا کیا اور سلامتی سے گزرا، اُس راہ سے بھی جو اُس کے پاؤں نے پہلے نہ دیکھی تھی۔

یہ کس نے کیا؟ کس نے کورش کو اُٹھایا اور اُسے فتح بخشی؟ کیا جھوٹے معبود یہ کر سکتے تھے؟ کیا وہ اس کارخانہ میں کوئی حصہ رکھتے تھے؟ یہی سوال اُن سے کیا جاتا ہے۔

4

- کس نے یہ سب کچھ ابتدا سے کیا اور انجام دیا، نسلوں کو شروع سے بلایا؟ میں، خُداوند، اوّل اور آخری کے ساتھ، میں ہی ہوں۔

کورش کی پیدائش سے پہلے خُدا نے اُس کے کام کی خبر دی۔ یہ ثبوت ہے کہ خُدا ہی خُدا ہے۔ کیا جھوٹے معبود آئندہ کی خبر دیتے ہیں؟ کیا اُن کی وحی معتبر ہے؟ لیکن خُداوند کا کلام صادق اور ابد تک قائم ہے — ”میں یہوواہ، اوّل اور آخری کے ساتھ،“ میں ہی ہوں۔

6.5

جزیروں نے دیکھا اور ڈر گئے؛ زمین کے کنارے کانپ اُٹھے، قریب آئے اور آ گئے۔ ہر ایک نے اپنے پڑوسی کی مدد کی، اور اپنے بھائی سے کہا، حوصلہ رکھ

جب لوگ خُدا کے خلاف لڑتے ہیں تو ایک ہو جاتے ہیں۔ افسوس کہ خُدا کے فرزند کبھی جھگڑتے ہیں۔ دوزخ کے لشکر میں بھی یہ عیب نہیں کہ وہ ٹکڑوں میں بٹے ہوں، لیکن ہم کمزور انسان اکثر اس گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

7

- بڑھئی نے سنار کو حوصلہ دیا، اور جو ہتھوڑے سے چکنا کرتا ہے اُس کو جو سندان پر مارتا ہے، کہہ کر، ”یہ جُڑنے کو تیار ہے“؛ اور اُس کو کیلوں سے باندھ دیا کہ ہلے نہیں۔

یہ بُت بنانے کا نہایت طنزیہ نقشہ ہے۔ لکڑی کا بت، اُس پر سونے کی پرت، پھر کیلوں سے جکڑا جاتا ہے۔ اوہ! خُدا ہمیں ہر قسم کی بُت پرستی سے بچائے، خواہ وہ روم سے ہو یا کہیں اور سے۔

9.8

لیکن تُو، اے اسرائیل، میرا خادم ہے؛ یعقوب جسے میں نے برگزیدہ، ابراہیم کی نسل جو میرا دوست ہے۔ جسے میں نے زمین کی ”انتہا سے پکڑا، اور رئیسوں میں سے بُلایا، اور کہا، ”تُو میرا خادم ہے، میں نے تجھے جُنا اور تجھے ترک نہ کیا۔

جس طرح اسرائیل کو بُتوں سے بچا کر خُدا کی خدمت کے لیے رکھا گیا، ویسے ہی مومنوں کو الگ کیا گیا ہے کہ وہ دل سے خالص رہیں۔ دیکھو! کیسا پیارا لقب — ”ابراہیم، میرا دوست“۔ خُدا اپنی دوستی نسلوں تک قائم رکھتا ہے۔

10

- مت ڈر، کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں؛  
براساس نہ ہو، کیونکہ میں تیرا خُدا ہوں؛  
میں تجھے زور بخشوں گا، ہاں، میں تیری مدد کروں گا، ہاں، میں اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ سے تجھے سنبھالوں گا۔

12.11

- دیکھ، جو تجھ پر قہرناک ہیں وہ شرمندہ اور رسوا ہوں گے؛ وہ نابود ہوں گے اور نیست ہو جائیں گے۔ تُو اُن کو ڈھونڈے گا پر نہ پائے گا؛ جو تیرے مخالف ہیں وہ کچھ بھی نہ رہیں گے۔

13

”- کیونکہ میں، خُداوند تیرا خُدا، تیرا دہنا ہاتھ پکڑتا ہوں اور کہتا ہوں، ”مت ڈر، میں تیری مدد کروں گا۔

14

- مت ڈر، اے کیڑے یعقوب، اور اے اسرائیل کے آدمیو! میں تیری مدد کروں گا، خُداوند فرماتا ہے، اور تیرا فادی، اسرائیل کا قُدوس۔

16.15

- دیکھ، میں تجھے ایک نیا، تیز دندانہ دار کولہو بناؤں گا؛ تُو پہاڑوں کو پیس کر بھُس بنا دے گا، اور ہوا اُنہیں اُڑا لے جائے گی۔ اور تُو خُداوند میں خوشی کرے گا، اسرائیل کے قُدوس میں فخر کرے گا۔

17

- جب مسکین اور محتاج پانی ڈھونڈیں اور کچھ نہ پائیں، اور پیاس سے اُن کی زبان سوکھ جائے، میں، خداوند، اُن کو سنوں گا؛ میں، اسرائیل کا خدا، اُن کو ترک نہ کروں گا۔

18

- میں اونچی جگہوں پر ندیاں جاری کروں گا، وادیوں کے بیچ چشمے بہا دوں گا؛ بیابان کو پانی کا تالاب، اور خشک زمین کو چشموں کا سرچشمہ بناؤں گا۔